بھرے بغیر شکست مان لیتے۔ان تمام فتحمندیوں کے بعد بھی ملکۂ نصاریٰ (وکٹوریہ) مکر سے باز نہ رہی۔اس مکر کی وجہ سے انہیں بڑی قوت و طاقت حاصل ہو گئی اس نے تمام دیہات، شہروں اور قصبوں میں مطبوعہ حکم نامے جاری کئے جن میں عام معافی کا اعلان کیا کہ تمام "باغی" لشکر اور سرکش و نافرمان رعایا کو، ان لوگوں کو چھوڑ کر معاف کیا جاتا ہے جنہوں نے عورتوں، بچوں اور ان نصاریٰ کو جنہوں نے مجبور ہو کر پناہ لی تھی، ظلم و عداوت سے قتل کر ڈالا، یا وہ جنہوں نے سلطنت و ریاست قائم کی، یا وہ جنہوں نے سرکشی وعدوان پر لوگوں کو ابھارا، ادھر وہ "باغی" لشکر اور دوسرے بیگم کے ساتھی، روزی کے نہ ہونے اور تنخواہ وضروریاتِ زندگی میسر نہ آنے سے پریشان ہو چکے تھے۔

نصاریٰ کے مسلط و منتشر ہو جانے کی وجہ سے بیگم کے پاس خراج اور محاصل کا آنا بند ہو گیا تھا، زمین کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہو چکی تھی۔وہ بڑی سخت مصیبت و تنگی میں پڑ گئے تھے، وہ سب تنگدست اور عیش و راحت سے دور تھے ان کے دل اہل و عیال کی جدائی سے پارہ پارہ تھے۔ایسے حالات میں مجبور و مضطر ہو کر بہت سے لشکری وغیرہ نصاریٰ کے اطاعت گذار بن گئے۔ان کے پاس ہتھیار، گھوڑے، جو کچھ تھا چھین لیا گیا اور پروانۂ امان دیدیا گیا۔اب وہ اہل وطن کی طرف خائب وخاسر ہو کر لوٹے۔پھر تو نصاریٰ سارے ملک پر بلا مزاحمت قابض ہو گئے۔میدانِ کارزار اور لڑائیوں سے نجات پا گئے۔بیگم اس تباہی و بربادی کے بعد، بچے کھچے تھوڑے سے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑوں (سرحد نیپال) کی چوٹیوں پر چلی گئی۔

میں مسافرت و غربت، اضطراب و مصیبت کی زندگی گذار رہا تھا اور میرا اشتیاق و رغبت اپنے گھر، اہل و عیال، پڑوسی اور احباب تک پہنچنے کے لئے بڑھ رہا تھا کہ امن و امان کا وہی پروانہ جسے قسموں سے مؤکد کیا گیا تھا، نظر پڑا، اس پر بھروسہ کر کے اپنے اہل و وطن میں پہنچ گیا مجھے اس کا بالکل خیال نہ رہا کہ بے ایمان کے عہد و پیمان پر بھروسہ اور بیدین کی قسم و یمین پر اعتماد کسی حالت میں درست نہیں خصوصاً جب کہ وہ بے دین

جزا۔ و سزا۔ آخرت کا قائل بھی نہ ہو۔ تھوڑے دن کے بعد ایک حاکم نصرانی نے مجھے مکان سے بلا کر قید کر دیا اور رنج و غم میں مبتلا کر کے دار السلطنت (لکھنؤ) جو دراصل اب خانۂ ہلاکت تھا بھیج دیا۔ میرا معاملہ ایسے ظالم کے سپرد کر دیا جو مظلوم پر رحم کرنا ہی نہ جانتا تھا اور مری چغلی ایسے دو مرتد، جھگڑالو، تند خو افراد نے کھائی جو مجھ سے قرآن کی محکم آیت میں مجادلہ کرتے تھے جس کا حکم یہ تھا کہ نصاریٰ کا دوست بھی نصرانی ہے۔ وہ دونوں نصاریٰ کی مودت و محبت پر مصر تھے انہوں نے مرتد ہو کر کفر کو ایمان سے بدل لیا تھا۔

اس ظالم حاکم نے میری جلاوطنی اور عمر قید کا فیصلہ صادر کر دیا اور میری کتابیں، جائداد، مال و متاع اور اہل و عیال کے رہنے کا مکان غرض ہر چیز پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ اس شرمناک رویہ کا تنہا میں ہی شکار نہ بنا تھا بلکہ بہت سی مخلوق سے اس سے بڑھ چڑھ کر ناروا سلوک روا رکھا گیا۔ انہوں نے عہد و پیمان توڑ کر ہزاروں مخلوقِ خدا کو پھانسی، قتل، جلاوطنی اور قید و حبس میں بلا تاخیر مبتلا کر دیا، وعدہ خلافی کر کے بے شمار نفسوں اور لاتعداد نفیس چیزوں کو تباہ کر ڈالا۔ اس طرح خونِ ناحق شمار سے آگے بڑھ گیا، سینکڑوں اور ہزاروں سے گنتی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح شریف و غیر شریف قیدیوں کی تعداد حد سے متجاوز ہے، خصوصاً دہلی اور ہمارے دیار کے مابین وسیع علاقے میں جہاں شریف و عظیم خاندانوں کے شہر کے شہر، گاؤں کے گاؤں اور قصبے کے قصبے آباد ہیں۔

ان شرفا۔ و عظما۔ کے پاس ایک رئیس نے جو اسلام و ایمان کا مدعی بھی تھا، دار الریاست میں طلبی کے ساتھ امن و امان کا پیغام بھیجا وہاں پہنچنے پر اپنے وعدے سے پھر کر نصاریٰ کی خوشنودی کی خاطر غداری کر کے ان سب کو گرفتار کر لیا۔ بد عہدی سارے مذاہب میں مذموم و ممنوع ہے اس کا بھی لحاظ نہ کیا، یہ بد بخت نصاریٰ کی رضاجوئی میں خدائے عزوجل منتقم کے غصہ سے بھی نہ ڈرا، نصاریٰ نے ان سب کو ہتھکڑی اور بیڑی پہنا کر محبوس کر دیا اکثر شرفا۔ کو قتل اور باقی کو قید، جلاوطنی اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کیا۔ اس طرح وہ بد نصیب رئیس بھی نصاریٰ کے ساتھ اللہ کی مخلوق کو سخت عذاب

میں مبتلا کرنے کی وجہ سے "اجر وانعام" کا مستحق بن گیا۔

یہ المناک کہانی یوں ختم ہوئی، اب میرا ماجرا سنئے، مکر و تلبیس سے نصاریٰ نے جب مجھے قید کرلیا تو ایک قید خانے سے دوسرے قید خانے اور ایک سخت زمین سے دوسری سخت زمین میں منتقل کرنا شروع کیا۔ مصیبت پر مصیبت اور غم پر غم پہنچایا۔ میرا جوتا اور لباس تک اتار کر موٹے اور سخت کپڑے پہنا دیئے نرم و بہتر بستر چھین کر، خراب، سخت اور تکلیف دہ بچھونا حوالہ کر دیا۔ گویا اس پر کانٹے بچھا دیئے گئے تھے یا دہکتی ہوئی چنگاریاں ڈال دی گئی تھیں۔ میرے پاس لوٹا، پیالہ اور کوئی برتن تک نہ چھوڑا، بخل سے ماش کی دال کھلائی اور گرم پانی پلایا، محبانِ مخلص کے آبِ محبت کے بجائے گرم پانی اور ناتوانی و کبر سنی کے باوجود ذلت و رسوائی سے ہر وقت سامنا رہا۔ پھر ترش رو دشمن کے ظلم نے مجھے دریائے شور کے کنارے ایک بلند و مضبوط، ناموافق آب و ہوا والے پہاڑ پر پہنچا دیا جہاں سورج ہمیشہ سر پر ہی رہتا تھا۔ اس میں دشوار گذار گھاٹیاں اور راہیں تھیں جنہیں دریائے شور کی موجیں ڈھانپ لیتی تھیں، اس کی نسیمِ صبح بھی گرم و تیز ہوا سے زیادہ سخت اور اس کی نعمت زہر ہلاہل سے زیادہ مضر تھی۔ اس کی غذا حنظل سے زیادہ کڑوی، اس کا پانی، سانپوں کے زہر سے بڑھ کر ضرر رساں، اس کا آسمان غموں کی بارش کرنے والا، اس کا بادل رنج و غم برسانے والا، اس کی زمین آبلہ دار، اس کے سنگریزے بدن کی پھنسیاں، اور اس کی ہوا ذلت و خواری کی وجہ سے ٹیڑھی چلنے والی تھی۔ ہر کوٹھری پر چھپر تھا جس میں رنج و مرض بھرا ہوا تھا، میری آنکھوں کی طرح ان کی چھتیں ٹپکتی رہتی تھیں، ہوا بدبو دار اور بیماریوں کا مخزن تھی، مرض سستا اور دوا گراں، بیماریاں بے شمار، خارش و قوباء (وہ مرض جس سے بدن کی کھال پھٹنے اور چھلنے لگتی ہے) عام تھی، بیمار کے علاج، تندرست کے بقاء صحت اور زخم کے اندمال کی کوئی صورت نہ تھی۔

معالج مرض میں اضافہ کرنے والا اور مریض ہلاک ہونے والا، طبیب تکلیف و

رنج بڑھانے والا تھا۔ رنجیدہ کی نہ غمخواری ہی کی جاتی نہ اس پر رنج وافسوس کا اظہار ہی ہوتا، دنیا کی کوئی مصیبت یہاں کی المناک مصیبتوں پر قیاس نہیں کی جاسکتی ۔یہاں کی معمولی بیماری بھی خطرناک ہے ۔بخار موت کا پیغام، مرض سرسام اور برسام (دماغ کے پردوں کا ورم) ہلاکت کی علت تام ہے بہت مرض ایسے ہیں جن کا کتب طب میں نام و نشان نہیں ۔ نصرانی ماہر طبیب، مریضوں کی آنتوں کو تنور کی طرح جلاتا اور مریض کی حفاظت نہ کرتے ہوئے آگ کا قبہ اس کے اوپر بناتا ہے ۔مرض نہ پہچانتے ہوئے دوا پلا کر موت کے منہ کے قریب پہنچا دیتا ہے جب کوئی ان میں سے مرجاتا ہے تو نجس و ناپاک خاکروب جو در حقیقت شیطان خناس یا دیو ہوتا ہے اس کی ٹانگ پکڑ کر کھینچتا ہوا غسل و کفن کے بغیر اس کے کپڑے اتار کر ریگ کے تودے میں دبا دیتا ہے ۔نہ اس کی قبر کھودی جاتی ہے نہ نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے ۔

یہ کیسی عبرتناک والم انگیز کہانی ہے ۔یہ واقعہ ہے کہ اگر میت کے ساتھ یہ برتاؤ نہ ہوتا تو اس جزیرہ میں مرجانا سب سے بڑی آرزو ہوتی اور اچانک موت سب سے زیادہ تسلی بخش تھی ۔اور اگر مسلمان کی خودکشی مذہب میں ممنوع اور قیامت کے دن عذاب وعتاب کا باعث نہ ہوتی تو کوئی بھی یہاں مقید و مجبور بنا کر تکلیف مالایطاق نہ دیا جاسکتا اور مصیبت سے نجات پالینا بڑا آسان ہوتا ۔یہ ناقابل برداشت حالات تھے ہی کہ میں متعدد سخت امراض میں مبتلا ہوگیا جس کی وجہ سے میرا صبر مغلوب، میرا سینہ تنگ، میرا چاند دھندلا اور میری عزت ذلت سے بدل گئی، میں نہیں جانتا کہ اس دشوار و سخت رنج و غم سے کیونکر چھٹکارا ہوسکے گا، خارش وقوباء میں ابتلا اس پر مستزاد ہے، صبح وشام اس طرح بسر ہوتی ہے کہ تمام بدن زخموں سے چھلنی بن چکا ہے روح کو تحلیل کردینے والے درد و تکلیف کے ساتھ زخموں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے ۔وہ وقت دور نہیں جب پھنسیاں مجھے ہلاکت کے قریب پہنچا دیں ۔ایک زمانہ وہ بھی تھا جب عیش و مسرت، راحت و عافیت میں زندگی بسر ہوتی تھی ۔اب محبوس و قریب ہلاکت ہوں ۔ایک زمانہ وہ بھی تھا

جب محسود خلائق غنی اور صحیح و سالم تھا، اب اپاہج اور زخمی ہوں، بڑی سخت مصیبتیں اور بیسیوں صعوبتیں جھیلنا پڑ رہی ہیں "ٹوٹی ہوئی ہڈی جس طرح لکڑی اور پٹی کا بوجھ اٹھاتی ہے اس طرح ہم بھی ناقابل برداشت مصیبتیں اٹھا رہے ہیں"۔ ان تمام مصائب کے باوجود اللہ کے فضل و احسان کا شکر گذار ہوں کیونکہ اپنی آنکھوں سے دوسرے قیدیوں کو بیمار ہوتے ہوئے بھی، بیڑیاں پہنے ہوئے زنجیروں میں کھینچے جاتے ہوئے دیکھتا ہوں انہیں لوہے کی بیڑیوں اور زنجیروں میں ایک سخت، تیز اور غلیظ انسان کھینچتا ہے، محنت و مہنت، کینہ و عداوت کا پورا مظاہرہ کرتا ہے تکلیفوں پر تکلیفیں پہنچاتا اور بھوکے پیاسے پر بھی رحم نہیں کھاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ان آفات و تکالیف سے محفوظ رکھا۔ میرے دشمن میری ایذاء رسانی میں کوشاں اور میری ہلاکت کے درپے رہتے ہیں میرے دوست میرے مرض کے مداوا سے لاچار ہیں دشمنوں کے دل میں میری طرف سے بغض و کینہ، مذہبی عقائد کی طرح راسخ ہو گیا ہے، ان کے پلید سینے کینہ و عداوت کے دفینے بن گئے ہیں۔ ان ظاہر اسباب پر نظر کرتے ہوئے میں اپنی نجات سے مایوس اور اپنی امیدوں کو منقطع پاتا ہوں لیکن اپنے رب عزیز و رحیم، رؤف و کریم کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں وہی تو جابر فرعونوں سے عاجز ضعیفوں کو نجات دلاتا ہے اور وہی تو زخمی مظلومین کے زخموں کو اپنے رحم و کرم کے مرہم سے بھرتا ہے وہ ہر سرکش کے لئے جبار و قہار ہے، ہر ٹوٹے ہوئے دل کا جوڑنے والا، اور ہر نقصان رسیدہ فقیر کا کامیاب بنانے والا اور ہر دشوار کو آسان کرنے والا ہے۔ اسی نے نوح (علیہ السلام) کو غرق، اور ابراہیم (علیہ السلام) کو طیش و حرق، ایوب (علیہ السلام) کو مرض و مصائب، یونس (علیہ السلام) کو شکم ماہی، اور بنی اسرائیل کو بربادی و تباہی سے نجات دی۔ اسی نے موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کو ہامان و فرعون و قارون، اور عیسیٰ مسیح (علیہ السلام) کو مکر ماکرین اور اپنے حبیب مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دجل و فریب کفار پر غالب کیا۔ پھر اگر مجھے مشقتوں، صعوبتوں اور حوادث و معاصی نے گھیر لیا ہے تو اس کی رحمت و فضل سے

کیوں مایوس ہوں، وہی میرا رب، شافی وکافی اور خطا پوش وعافیت دینے والا ہے۔ بہت بیمار جو موت کے کنارے پر پہنچ کر بھی اسے یاد کرتے ہیں، شفا پاتے ہیں۔ بہت خطا کار جب استغذار و استغفار کرتے ہیں مقبول بارگاہ ہوتے ہیں، بہت درد مند جب اسے پکارتے ہیں مصیبت سے نجات پاتے ہیں، بہت مسافر جب اپنی حاجتیں پیش کرتے ہیں مراد کو پہنچتے ہیں بہت قیدی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں خلاق مطلق انہیں بیڑیوں اور قیدوں سے بلا فدیہ واحسان چھٹکارا دلاتا ہے۔

میں بھی مظلوم و دل شکستہ و مضطر اور مسکین و ذلیل و محتاج بن کر اسی خدائے برتر کو پکارتا ہوں اس کے حبیب کو وسیلہ بنا کر اور امیدوارِ رحمت ہو کر اس کی بارگاہ میں بصد تضرع التجا کرتا ہوں وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا، اس نے مظلوم و مضطر کے یاد کرنے پر اجابت دعوت اور کشف مصیبت کا وعدہ کیا ہے، وہی مجھے تکلیف سے نجات دے گا، وہی قلق و اضطراب سے آزاد کرے گا وہی امراض سے شفا بخشے گا۔ وہی پکڑنے والے سے چھڑائے گا۔ وہی ظالم سے بچائے گا، وہی میرے گریہ و بکا، پر رحم کرے گا، وہی میری بدبختی وشامت کو مٹائے گا۔ وہ دعا کا سننے والا، بہت دینے والا، اور بلاؤں کا دفع کرنے والا ہے۔ اسی سے جلا وطنی کے غم کو دور اور بہترین نعمتوں کے عطا کرنے کی امیدیں وابستہ ہیں۔ اے میرے رب! مصیبتوں سے مجھے نجات دے، اے امیدواروں کے امید گاہ، اور اے التجا کرنے والوں کے پناہ گاہ! اپنے حبیب امین، اس کی آل طاہرین و مبارکین اور اس کے صحابہ محافظین دین کے صدقے میں ہماری سن لے، اے ارحم الراحمین! اور اے احکم الحاکمین! تو ہی ظالموں سے مظلوموں کا انتقام لینے والا ہے بیشک ساری تعریفیں سارے جہان کے پالنے والے کے لئے ہیں۔

یہ پُر درد والم انگیز کہانی ختم ہوئی۔ میں نے اپنی مصیبت و پریشانی کا کچھ حال دو قصیدوں میں بھی لکھا ہے۔ ایک قصیدہ ہمزیہ ہے جس میں شیطانی وساوس کا ذکر ہے، اور دوسرا دالیہ ہے جس میں اس غمگین و معذور کی تکلیف و رنج کا تذکرہ ہے۔ ان دونوں

قصیدوں کو سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی مدح پر ختم کیا ہے ان دونوں سے پہلے "نون" کے قوافی میں بھی قصیدہ لکھا تھا جو درِ یتیم کی طرح فرید ویگانہ ہے۔ اس کا ہر شعر مضبوط و مرتفع قصر کی طرح ہے۔ اس کے تین سو سے کچھ زیادہ اشعار ہو کر رہ گئے، اس کے اتمام کی نوبت نہیں آئی۔ مصائب و آلام کے ہجوم نے تکمیل کا موقعہ نہیں دیا، اس کا مطلع یہ ہے

ماناح او رق فی اوراق اشجان
الا ومیج اشجانی و اشجانی

اگر اللہ نے مجھ پر رہائی سے احسان فرمایا تو اس ذات کی مدح اس میں شامل کر کے ختم کروں گا جسے مکارم اخلاق سے پورا پورا حصہ ملا ہے، اس پر اور اس کی آل پر قیامت تک صلوٰۃ و سلام، واللہ سبحانہ ولی التوفیق والاکرام۔

○

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ہماری سرگرمیاں

★ درس قرآن وحدیث ★ محافِل لغت وذکر ★ علمی مذاکرے ومباحثے
★ لائبریریاں ★ فقہی کورس، درس قادریہ رضویہ ★ ایام صحابہ کرام واولیاء عظام ★ مقدس راتوں میں شب بیداری ★ تحریری وتقریری مقابلے ★ تربیتی نشستیں ★ مفت کوچنگ کلاسز ★ مفت مطبوعات۔

* ہماری مطبوعات *

نماز پڑھیے۔	از علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ
طہارت۔	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
زادِ راہ۔	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
اسلامی عقائد۔	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
نیکی کا حکم دینا۔	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
انگوٹھے چومنا مستحب ہے!	〃 علامہ عبدالرزاق بھترالوی حطاردی مدظلہ
اسلامی آداب زندگی۔	〃 حافظ قاری محمد آصف قادری
ایمان اور حیا۔	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
داڑھی کی شرعی حیثیت۔	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
اہل بدعت کون؟	〃 انجینیئر عبد المصطفیٰ قادری

بزم قادریہ رضویہ، اسلام آباد، کراچی